92

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 8-دسمبر 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات توانائی اور کانکنی و معدنیات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(i) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2014

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

(ii) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا آرڈیننس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

آرڈیننس پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر 2014

ایک وزیر آرڈیننس پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر 2014 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

94

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا گیارہواں اجلاس

سوموار،8۔دسمبر2014

(یوم الاثنین،15۔صفر المظفر1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3بج کر48منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ
الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَ لَا تَحۡزَنُوۡا وَ اَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّۃِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ
تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۳۰﴾ نَحۡنُ اَوۡلِیٰٓؤُکُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ فِی الۡاٰخِرَۃِ
وَ لَکُمۡ فِیۡہَا مَا تَشۡتَہِیۡۤ اَنۡفُسُکُمۡ وَ لَکُمۡ فِیۡہَا مَا تَدَّعُوۡنَ ﴿۳۱﴾
نُزُلًا مِّنۡ غَفُوۡرٍ رَّحِیۡمٍ ﴿۳۲﴾

سُوۡرَۃُ حٰمٓ السجدۃ آیات30 تا32

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے اُن پر فرشتے اُتریں گے (اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا خوشی مناؤ(30) ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی (تمہارے رفیق ہیں) اور وہاں جس (نعمت) کو تمہارا جی چاہے گا تم کو ملے گی اور جو چیز طلب کرو گے تمہارے لئے (موجود ہو گی)(31) (یہ) بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے(32)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

بنا کر جسے دو جہانوں کی رحمت
عطا کی جس کو تو نے یہ عظمت
وہ ہے محمد محمد
شفقت کی ایک مثال ہے
بی بی آمنہ کا وہ تو لال ہے
وہ ہے محمد محمد
بُلایا ہے جسے آسمانوں پہ تو نے
بنایا جس کو اپنا مہمان تو نے
وہ ہے محمد محمد
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ دیئے جس کو
دیئے نہیں ایسے ساتھی پہلے کسی کو
وہ ہے محمد محمد
کیا جس پے نازل قرآن تو نے
بنایا جسے انبیاء کا امام تو نے
وہ ہے محمد محمد

سوالات

(محکمہ جات توانائی اور کانکنی و معدنیات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے میں توانائی، کانکنی و معدنیات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! ایڈوائزری کمیٹی میں جو بات طے ہوئی ہے اس پر عمل کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ آپ کی مہربانی وقفہ سوالات کے بعد آپ کا پوائنٹ آف آرڈر لیں گے اور اس کی میں ضرور اجازت دوں گا۔ پہلا سوال نمبر 1324 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔ آپ سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2152 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات: ہیڈ رسول کے مقام پر پاور ہاؤس کی تفصیلات

*2152: میاں طارق محمود: کیا وزیر توانائی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات کے علاقہ ہیڈ رسول کے مقام جو پاور ہاؤس موجود ہے اس سے کتنی بجلی پیدا ہوتی ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ پاور ہاؤس کی گنجائش میں مزید اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ سستی بجلی پیدا کی جا سکے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان):

(الف) رسول ہائیڈرو پاور پراجیکٹ کی پیداواری استعداد MW22 ہے۔ بجلی کی پیداوار پانی کے بہاؤ پر منحصر ہے۔

(ب) مذکورہ پاور ہاؤس وفاقی حکومت کے زیر کنٹرول ہے۔ صوبائی حکومت کا اس سے تعلق نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جواب (الف) میں لکھا ہے کہ رسول ہائیڈروپاور پراجیکٹ کی پیداواری استعداد 22 میگاواٹ ہے۔ بجلی کی پیداوار اور پانی کے بہاؤ پر منحصر ہے۔ (ب) مذکورہ بالا پاور ہاؤس وفاقی حکومت کے زیر کنٹرول ہے۔ صوبائی حکومت کا اس سے تعلق نہ ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا آئندہ ایسی کوئی صورتحال ہے کہ صوبائی حکومت بجلی کے پراجیکٹ پر کام کرے جس کے نتیجے میں بجلی پیدا ہو اور بہتری آئے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! چونکہ یہ پراجیکٹ فیڈرل گورنمنٹ کا ہے اور وہاں پر maximum گنجائش ہی 22 میگاواٹ کی ہے اگر نہر اپر جہلم کینال کے اندر maximum flow ہو تو اس کو مزید اس site پر بڑھانے کی استعداد نہیں ہے اور sites نہروں کے اوپر کافی ہیں جہاں پر نئے پراجیکٹس لگائے جا رہے ہیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کلو صاحب پہلے ضمنی سوال کر لیں میں بعد میں کر لوں گا۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے ایک ضمنی سوال پوچھوں گا کہ جس طرح وفاقی حکومت نے بجلی پیدا کرنے کے لئے اختیارات صوبوں میں تقسیم کر دیئے ہیں، اس میں جو پہلے وفاقی پراجیکٹ لگے ہوئے ہیں ان کی دیکھ بھال اور operate وفاقی حکومت کرے گی یا وہ بھی صوبوں کو منتقل ہو جائیں گے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جو فیڈرل گورنمنٹ کے پراجیکٹس ہیں وہ فیڈرل گورنمنٹ کے پاس ہی رہیں گے اور صوبائی حکومت کو جو نئے پراجیکٹس لگانے کے اختیارات اٹھارہویں ترمیم کے بعد ملے ہیں اس کے نتیجے میں جو پراجیکٹس صوبائی حکومت لگائے گی تو اس کا انتظام صوبائی حکومت کے پاس ہو گا۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ضلع گجرات میں نہروں میں کافی گنجائش موجود ہے جس سے پانی کے بہاؤ سے بجلی پیدا ہو سکتی ہے کیا ایسا کوئی منصوبہ پنجاب حکومت کے زیر غور ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! گجرات میں اپر جہلم کینال پر جو گنجائش تھی یہ although irrigation سے related بات ہے کہ اس کو enhance کرنے کے پراجیکٹس بھی زیر غور ہیں، اس کا flow جو 9000 کیوسک ہے اس flow کو 12000 کیوسک تک بڑھایا جائے اگر یہ 12000 کیوسک تک بڑھا دی گئی تو اس صورت میں اس میں مزید گنجائش پیدا ہو گی کہ اس کے اندر اور بھی پراجیکٹ لگائے جا سکیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 1331 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔ اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2178 الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب کا ہے ان کی درخواست آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے کیونکہ میں راستے میں ہوں اور وہاں پر رکاوٹ ہے جس کی وجہ سے نہیں پہنچ پا رہا ہوں لہذا چنیوٹی صاحب کے اس سوال کو بھی pending کیا جائے۔ اگلا سوال نمبر 1488 محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2308 محترمہ ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1489 محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں کیا میں سوال پوچھ سکتی ہوں؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ان کے behalf پر آ گئی ہیں تو پوچھ لیں۔ ڈاکٹر صاحب بھی اتنی دیر میں ہو سکتا ہے تشریف لے آئیں، پھر آپ کو بیٹھنا پڑے گا اور اگلا سوال پھر ان سے پوچھ کر کرنا پڑے گا۔ آپ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 2511 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ پنجاب میں نہروں اور بیراجوں سے بجلی پیدا کرنے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*2511: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر توانائی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وفاقی حکومت نے بجلی کے پلانٹ لگانے کے اختیارات صوبائی حکومتوں کے حوالے کر دیئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب میں مختلف نہری، آبشاروں اور بیراجوں کی آبشاروں پر سینکڑوں میگاواٹ بجلی حاصل کرنے کی گنجائش موجود ہے اور کئی جگہوں پر100 میگاواٹ تک بآسانی بجلی پیدا کی جا سکتی ہے؟

(ج) پنجاب حکومت نے گورنمنٹ سیکٹر میں اور پرائیویٹ سیکٹر میں ہائیڈل بجلی پیدا کرنے کے کیا انتظامات کئے ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست ہے کہ وفاقی حکومت نے بجلی کے پلانٹ لگانے کے اختیارات صوبائی حکومتوں کے حوالے کر دیئے ہیں۔ مگر ابھی تک بجلی کی ترسیل اور تقسیم کے مکمل اختیارات وفاقی حکومت کے پاس ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ پنجاب میں نہری اور بیراجوں کی آبشاروں پر سینکڑوں میگاواٹ بجلی حاصل کرنے کی گنجائش موجود ہے لیکن100 میگا واٹ بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت صرف تونسہ شریف (120 میگاواٹ) پر موجود ہے۔

(ج) پنجاب حکومت نے گورنمنٹ سیکٹر میں4 مقامات پر20 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کے منصوبے شروع کئے ہیں جبکہ پرائیویٹ سیکٹر میں20 مقامات پر312.7 میگا واٹ کے منصوبے مختلف مراحل میں ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر میرا ضمنی سوال ہے کہ یہاں ذکر کیا گیا ہے کہ بجلی کے پلانٹ لگانے کے اختیارات صوبائی حکومتوں کو منتقل کر دیئے گئے ہیں تو میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گی کہ یہاں جواب یہ دیا گیا ہے کہ ان کو پلانٹس لگانے کے اختیارات تو ہیں لیکن اس کی distribution اور transmission کا اختیار اب تک وفاقی حکومت کے پاس ہے اور یہاں وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ جو پلانٹس صوبائی حکومت لگائے گی اس کا اختیار بھی ان ہی کے پاس ہو گا تو یہ دونوں سوالات اور ان کے جوابات kindly مجھے explain کر دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں ہم وزیر موصوف سے پوچھتے ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! فیڈرل گورنمنٹ کے پراجیکٹس پہلے سے لگے ہوئے ہیں اور اٹھارہویں ترمیم سے پہلے صرف 50 میگاواٹ کے پراجیکٹس صوبائی حکومتیں لگا سکتی تھیں لیکن اب اٹھارہویں ترمیم کے بعد وہ قدغن ختم کر دی گئی ہے اور Council of Common Interest میں پنجاب نے ہی یہ case take up کیا کہ نئے پراجیکٹس کے لئے کوئی maximum limit بھی نہ رکھی جائے۔ اب تمام صوبائی حکومتیں جتنا بھی بڑا پراجیکٹ لگانا چاہیں لگا سکتی ہیں۔ انہوں نے جو distribution کی بات کی ہے تو چونکہ NTDC پورے ملک کے اندر power distribute کرتا ہے جو وفاقی حکومت کا ادارہ ہے اور ابھی تک یہ اختیار فیڈرل گورنمنٹ کے پاس ہی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 1660 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2950 محترمہ سعدیہ سہیل رانا صاحبہ کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1700 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 3902 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے چودھری عامر سلطان چیمہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سال 2008 سے 2014 تک بجلی کے منصوبوں کے بارے میں تفصیلات

*3902: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر توانائی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 09-2008 سے سال 14-2013 تک حکومت پنجاب نے بجلی پیدا کرنے کے کتنے منصوبوں پر کام شروع کیا۔ ان کے نام اور پیداواری صلاحیت کیا ہے؟

(ب) کیا مذکورہ بالا منصوبوں سے کوئی بجلی پیدا ہو رہی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو ہر منصوبے سے پیدا کردہ بجلی کی مقدار کیا ہے؟

(ج) جن منصوبوں پر کام ہو رہا ہے یا رکا ہوا ہے، ان کی تفصیل کیا ہے اور ان منصوبوں کی تکمیل کب تک ہو جائے گی؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان):

(الف) ڈائریکٹوریٹ آف پاور پراجیکٹس

ڈائریکٹوریٹ آف پاور پراجیکٹس کے تحت اب تک تین منصوبے شروع کئے گئے جن کے نام اور پیداواری صلاحیت درج ذیل ہیں:

1-	چیف منسٹر اجالا پروگرام	(30wp x 290,000)
2-	گورنمنٹ دفاتر میں سولر سسٹم مہیا کرنا	(75KW)
3-	اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں سولر سسٹم نصب کرنا	(2.5MWP)

پنجاب پاور مینجمنٹ یونٹ

حکومت پنجاب ایشیئن ڈویلپمنٹ بنک (ADB) کے تعاون سے نہروں پر پن بجلی پیدا کرنے کے چار پلانٹس نصب کر رہی ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	پراجیکٹ	استعداد
1-	مرالہ ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	7.64 میگاواٹ
2-	پاکپتن ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	2.82 میگاواٹ
3-	چیانوالی ہائیڈرو پراجیکٹ	5.38 میگاواٹ
4-	ڈیگ آؤٹ فال ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	4.04 میگاواٹ

پنجاب کی نہروں پر لگائے جانے والے ان چار ہائیڈرو پاور پراجیکٹس کی کل پیداواری استعداد 19.88 میگاواٹ ہے۔ مزید برآں ان پراجیکٹس کی سالانہ پیداواری گنجائش 139 ملین یونٹ ہے۔

پنجاب پاور ڈویلپمنٹ کمپنی لمیٹڈ

پنجاب حکومت کا ذیلی ادارہ پنجاب پاور ڈویلپمنٹ کمپنی لمیٹڈ صوبائی سطح پر پبلک سیکٹر میں بجلی پیدا کرنے کے منصوبوں کی تعمیر و تنصیب کا مجاز ہے۔ عرصہ 2008 سے 2014 تک اس ادارہ نے کوئلہ سے بجلی پیدا کرنے کے دو منصوبوں پر کام شروع کیا ہے جن کے نام اور پیداواری صلاحیت درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام منصوبہ	پیداواری صلاحیت
1-	کول پاور سندر انڈسٹریل اسٹیٹ لاہور	2x55 = 110 میگاواٹ
2-	کول پاور پلانٹ M3 انڈسٹریل اسٹیٹ فیصل آباد	2x55 = 110 میگاواٹ

پنجاب پاور ڈویلپمنٹ بورڈ

حکومت پنجاب نے جن منصوبوں پر کام شروع کیا ہے ان کی تفصیل Annexure-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ڈائریکٹوریٹ آف پاور پراجیکٹس

چیف منسٹر اجالا پروگرام کے تحت حکومت پنجاب نے 30WP کے 210,000 سولر ہوم سلوشن سسٹم مختلف گورنمنٹ کے سکولوں اور کالجوں کے طلباء وطالبات میں میرٹ کے تحت تقسیم کئے جن سے بجلی کی پیدا کردہ مقدار 6.3 MWP ہے۔

پنجاب پاور مینجمنٹ یونٹ

درج بالا منصوبہ جات ابھی تکمیل کے مراحل میں ہیں۔ تکمیل کے بعد ان پراجیکٹس کی سالانہ پیداواری گنجائش 139 ملین یونٹ ہوگی۔

پنجاب پاور ڈویلپمنٹ کمپنی لمیٹڈ

مذکورہ بالا منصوبوں کی ابھی تعمیر نہ ہوئی ہے اور ان سے بجلی کی پیداوار شروع نہیں ہوئی۔

پنجاب پاور ڈویلپمنٹ بورڈ

مذکورہ بالا منصوبوں سے کوئی بجلی پیدا نہیں ہوئی۔

(ج) ڈائریکٹوریٹ آف پاور پراجیکٹس

درج ذیل منصوبوں پر کام ہو رہا ہے اور ان کی تفصیل اور تکمیل درج ذیل ہے:

(1) چیف منسٹر اجالا پروگرام (MWP) 30 WP X 290,000=8.7

اس پروگرام کے تحت 210,000 سولر ہوم سلوشنز 13-2012 میں تقسیم کئے گئے اور باقی 80,000 سولر ہوم سلوشنز 14-2013 میں تقسیم کئے جائیں گے۔

(2) گورنمنٹ دفاتر میں سولر سسٹم مہیا کرنا (75KW)

اس پراجیکٹ کے تحت جلد ہی ایک معاہدہ توانائی ڈیپارٹمنٹ اور کریٹو الیکٹرانکس کے درمیان ہونے والا ہے۔ اس پراجیکٹ کے تحت حکومت پنجاب کے 50 نمایاں سرکاری دفتروں میں 1.5KW کی صلاحیت کے سولر سسٹم مہیا کئے جائیں گے۔ ان میں درج ذیل دفاتر شامل ہیں:

- *36 ڈی سی اوز
- *9 کمشنرز
- *ایڈیشنل چیف سیکرٹری توانائی
- *سیکرٹری اریگیشن پنجاب
- *چیف سیکرٹری
- *چیف منسٹر آفس
- *چیف انجینئر پاور

(3) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں سولر سسٹم نصب کرنا (2.5 MWP)

اس پراجیکٹ کے تحت 49 کمپنیوں نے پری کوالیفکیشن کے لئے رابطہ کیا ہے اور 24 کمپنیوں نے پری کوالیفائی کیا ہے۔ جلد ہی بڈنگ شروع ہو جائے گی۔ یہ پراجیکٹ معاہدے کے بعد 8 مہینوں میں مکمل ہو گا۔

پنجاب پاور مینجمنٹ یونٹ

کسی بھی منصوبہ پر کام نہیں رکا ہوا۔ جن منصوبوں پر کام ہو رہا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

پراجیکٹ	تاریخ تکمیل	مقام پراجیکٹ
1۔مرالہ ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	15.05.2015	مرالہ، ضلع سیالکوٹ
2۔پاکپتن ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	15.03.2015	کمہاری والہ، ضلع پاکپتن
3۔چیانوالی ہائیڈرو پراجیکٹ	08.02.2015	چیانوالی، ضلع گوجرانوالہ
4۔ڈیگ آؤٹ فال ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	27.08.2015	ضلع شیخوپورہ

پنجاب پاور ڈویلپمنٹ کمپنی لمیٹڈ

مذکورہ بالا منصوبہ جات کی Feasibility Study مکمل ہو چکی ہے جن کی بناء پر PC-1 ٹینڈر کاغذات اور دیگر تفصیلات تیاری کے مراحل میں ہیں۔ تکنیکی مراحل کی تکمیل اور مطلوبہ فنڈز کی فراہمی کے بعد پاور پلانٹس کی تعمیر وتنصیب شروع ہو جائے گی۔ دونوں منصوبوں کی تکمیل 2017 تک متوقع ہے۔

پنجاب پاور ڈویلپمنٹ بورڈ

حکومت پنجاب نے جن منصوبوں پر کام شروع کیا ہے، ان کی تفصیل Annexure-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر وزیر صاحب صفحہ نمبر 14 پر دیکھیں تو انہوں نے چارٹ کے نیچے والی لائن میں لکھا ہوا ہے کہ "پنجاب کی نہروں پر لگائے گئے ان چار ہائیڈرو پراجیکٹس کی کل پیداواری استعداد 19.88 میگاواٹ ہے۔ مزید برآں ان پراجیکٹس کی سالانہ پیداواری گنجائش 139 ملین یونٹ ہے۔" کیا وزیر صاحب اس پر روشنی ڈالیں گے کہ سالانہ پیداواری گنجائش 139 ملین یونٹ کیا ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہاں پر تمام پراجیکٹس کے سامنے ان کی پیداواری صلاحیت بتائی گئی ہے کہ یہ پراجیکٹس ٹوٹل 19.88 میگاواٹ بجلی produce کریں گے اور 139 ملین یونٹ سے مراد ہے کہ جب آپ گھروں میں بجلی consume کرتے ہیں تو وہ میگاواٹ میں نہیں بلکہ یونٹوں میں دی جاتی ہے۔ یہ وہ یونٹ ہیں جو measure کر کے consumer کو دیئے جاتے ہیں اور ہم kilowatts hours کے اندر ان یونٹوں کو calculate کرتے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ یہ منصوبے کب تک ختم ہو جائیں گے جو شروع کئے ہوئے ہیں۔ اس کے جواب میں انہوں نے کوئی date بھی نہیں بتائی اور یہی کہا ہے کہ جب pre-qualification ہو جائے گی تب کریں گے۔ جن لوگوں نے pre-qualification کے لئے درخواستیں جمع کرائی ہوئی ہیں وہ کب تک مکمل ہو جائیں گی، ان کے پاس کوئی tentative date تو ہو گی؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ تکمیل کی tentative date پوچھ رہی ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): یہ کون سے پراجیکٹ کے حوالے سے پوچھ رہی ہیں؟

جناب سپیکر: جز (ج) کے بارے پوچھ رہی ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ مختلف مراحل میں ہیں اور ان کو مکمل کرنے کے لئے pre-qualification ہو گئی ہے جس کے بعد بہت ساری کمپنیوں کو LOIs issue کر دیئے گئے ہیں۔ LOIs لینے کے بعد feasibility study کا process ہوتا ہے feasibility study is complete. اس کے بعد NEPRA نے tariff اور generation license دینا ہوتا ہے۔ اس کے اندر feasibility study کے لئے نو ماہ کا ٹائم دیا جاتا ہے جبکہ NEPRA سے tariff لینے اور generation license لینے کے لئے ٹائم کی کوئی پابندی نہیں ہے کیونکہ NEPRA کی hearings ہوتی ہیں جس کے بعد tariff determination ہوتی ہے اور جب tariff determination ہو جائے تو اس کے بعد financial close کا سلسلہ شروع ہوتا

ہے۔Financial close کے لئے بھی تقریباً نو ماہ کا عرصہ دیا جاتا ہے اور کئی دفعہ اس کو extend بھی کیا جاتا ہے کیونکہ بنک ان پراجیکٹس کو اتنی جلدی process نہیں کرتے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ 49 کمپنیوں نے pre-qualification کے لئے رابطہ کیا جن میں سے 24 کمپنیوں نے pre-qualify کیا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جنہوں نے qualify کیا ان کے لئے criteria کیا تھا اور کس base پر ان کو pre-qualify کیا گیا؟ دوسرا انہوں نے کہا ہے کہ bidding شروع ہو جائے گی تو میرا سوال یہ ہے کہ یہ bidding کب شروع ہو گی؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اگر محترمہ بہاولپور یونیورسٹی میں سولر سسٹم نصب کرنے کے حوالے سے پوچھ رہی ہیں تو اس میں pre-qualification کے بعد bidding document تیار کیا جا رہا ہے۔ جب financial bids آ جائیں گی تو پھر open شفاف طریقے سے bidding process کے اندر جو lowest and technical bidder ہو گا اس کو یہ پراجیکٹ دے دیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ qualification پوچھ رہی ہیں کہ ان کو کیسے pre-qualify کیا گیا؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں پوچھ رہی ہوں کہ 24 کمپنیاں جو pre-qualification میں آئی ہیں، ان کے pre-qualify کرنے کا criteria کیا ہے اور کن bases پر ان کو qualify کیا گیا ہے؟ دوسرا یہ کہ جب وہ کمپنیاں qualify ہو گئی ہیں تو پھر bidding میں تاخیر کیوں ہے کیونکہ آپ نے لکھا ہے کہ اس کے آٹھ ماہ بعد یہ پراجیکٹ مکمل ہو گا؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ pre-qualification ایک technical طریقے سے کی جاتی ہے کیونکہ اس کی پوری specifications دی جاتی ہیں۔ اگر ان کو exact pre-qualification کا document چاہئے تو وہ ہماری ویب سائٹ پر دستیاب ہے اس کو نیٹ سے down load کیا جا سکتا ہے lengthy document I cannot explain کیونکہ every it's a technical thing اور ہو سکتا ہے کہ میں آپ کو exactly وہ نہ بتا سکوں but جو bidding document ہے وہ نیٹ کی ویب سائٹ پر موجود ہے اور pre-qualification کے لئے تمام criteria جو وہ companies meet کرتی ہیں اس کے بعد وہ pre-qualify ہو کر اس bid میں حصہ لینے کے لئے ان کو دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس کے بعد اس کو کتنا وقت

bidding کے لئے چاہئے تو جیسے ہی technical and financial کا bidding document criteria complete ہوگا اور جو اس پر پورا اترے گا اور lowest bidder ہوگا اسے یہ bid دے دی جائے گی۔ اس کے اندر اس کا completion time بھی mention کر دیا جائے گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! Bidding کب ہوگی میرا مطلب ہے کہ pre-qualify تو ہوگیا ہے لیکن یہ تو اب آپ کے اختیار میں ہے کہ bidding کب شروع کی جائے گی یعنی ڈیپارٹمنٹ کے اختیار میں ہے تو اس حوالے سے کوئی تاریخ بتائیں گے کہ یہ کب ہوگی؟ کیونکہ اصل process تو pre-qualify کرنا ہوتا ہے جب آپ pre-qualify کر جاتے ہیں تو پھر اس کے بعد ڈیپارٹمنٹ نے bidding کا decide کرنا ہوتا ہے تو اس کی تاریخ کیا ہے اور کب آپ نے bidding کرانی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جب تک bidding document complete نہیں ہوتا bidding کی exact date اس وقت تک نہیں دی جا سکتی لیکن bidding document completion کے مراحل میں ہے اور ہم انشاء اللہ اس کی جلد ہی bid مانگ لیں گے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! کیا pre-qualify اور bidding کا اکٹھا سلسلہ نہیں ہوتا کیونکہ pre-qualification سے پہلے سارے documents تیار ہوتے ہیں اور اس کے بعد یہ سارا process کیا جاتا ہے تو اگر آپ کو bidding کا پتا ہی نہیں اور پہلے pre-qualification بھی ہو گئی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اسے پورے ہوم ورک کے ساتھ شروع نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! سولر کا process actually دوسرے پراجیکٹس کے process سے تھوڑا سا مختلف ہے اس لئے بہت احتیاط سے ہمیں کام کرنا پڑ رہا ہے کیونکہ پاکستان میں اس سے پہلے سولر کا کوئی پراجیکٹ ابھی تک نہیں لگا ہوا۔ قائد اعظم سولر پارک کے اندر 100 میگاواٹ کا جو پراجیکٹ لگ رہا ہے اس کی سپلائی انشاء اللہ اگلے سال ہم نیشنل گرڈ میں دیں گے تو اس کے لئے جو bidding documents تیار کئے گئے اسی criteria کو follow کرتے ہوئے تمام سرکاری اداروں کے اندر سولر کے جتنے پراجیکٹس لگیں گے اسی کو follow کیا جائے گا اور انشاء اللہ

جلد ہی ہم اس پراجیکٹ کو launch کر دیں گے۔ابھی تک نیپرا نے ہمیں net metering کی اجازت نہیں دی اور چھوٹے سولر پراجیکٹس کے لئے ضروری ہے کہ net metering کی اجازت ملے تاکہ اگر لوگ چھوٹے سولر پراجیکٹس لگائیں تو انہیں net metering کا بھی فائدہ حاصل ہو۔انشاء اللہ بہت جلد ہم اس کے bidding process میں چلے جائیں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 2179 الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب کا ہے۔ان کی طرف سے pending کی request آئی ہے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 5104 میاں محمود الرشید صاحب کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2488 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔ وہ اسمبلی تو آئے تھے کیونکہ میں نے انہیں ایک میٹنگ میں دیکھا ہے اور مجھے وہ ملے بھی ہیں۔۔۔تشریف نہیں رکھتے لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3283 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3284 بھی محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: شکریہ۔جناب سپیکر! سوال نمبر 3585 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: محکمہ معدنیات سے متعلقہ تفصیلات

*3585: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ معدنیات کو سال 13-2012 کے دوران کل کتنی آمدن کس کس مد میں ہوئی؟

(ب) ضلع سرگودھا میں کون کون سی معدنیات پائی جاتی ہیں؟

(ج) ضلع سرگودھا محکمہ معدنیات کو سال 11-2010 کے دوران سال وار کتنی رقم دی گئی ہے؟

(د) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں / ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت وپٹرول پر خرچ ہوئی؟

(و) کتنی رقم کس کس ترقیاتی منصوبہ پر خرچ ہوئی؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان):

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ معدنیات (ڈائریکٹوریٹ جنرل مائنز اینڈ منرلز کو مالی سال 13۔2012 کے دوران حسب ذیل آمدن ہوئی۔

1۔ سینڈ سٹون / بسالٹ ڈائیورائٹ کے پٹاجات سے -/25,27,05,069 روپے

2۔ عام ریت کے پٹاجات سے -/3,17,41,049 روپے جبکہ مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن کو لیبر لیوی کی مد میں -/7,46,87,598 روپے آمدن ہوئی۔

(ب) ضلع سرگودھا میں سینڈ سٹون / بسالٹ / ڈائیورائٹ / ٹف، عام ریت اور آئرن پائی جاتی ہیں۔

(ج) ضلع سرگودھا محکمہ معدنیات ڈائریکٹوریٹ جنرل کے مالی سال 11۔2010 کے بجٹ میں -/78,97,000 روپے۔ انسپکٹوریٹ آف مائنز کے دفاتر کو -/60,57,300 روپے دیئے گئے جبکہ مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن کو مبلغ -/9,28,000 روپے دیئے گئے۔

(د) سال 11۔2010 کے دوران ڈائریکٹوریٹ جنرل محکمہ معدنیات ضلع سرگودھا کے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں مبلغ -/70,08,025 روپے ٹی اے / ڈی اے کی مد میں -/2,39,992 روپے خرچ ہوئے۔ انسپکٹوریٹ آف مائنز ضلع سرگودھا کے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں پر مبلغ -/21,50,000 روپے جبکہ ٹی اے / ڈی اے پر -/1,80,000 روپے خرچ کئے گئے۔ نیز مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن تنخواہوں پر -/7,04,076 روپے ٹی اے / ڈی اے پر -/33,503 روپے خرچ ہوئے۔

(ہ) سال 11۔2010 کے دوران ڈائریکٹوریٹ جنرل ضلع سرگودھا کی سرکاری گاڑیوں کے پٹرول پر -/2,29,987 روپے خرچ ہوئے۔ انسپکٹوریٹ آف مائنز سرگودھا کی گاڑیوں کی مرمت پر -/1,14,950 روپے اور پٹرول پر -/3,05,999 روپے خرچ ہوئے۔

(و) سال 11-2010 کے دوران ڈائریکٹوریٹ جنرل ضلع سرگودھا کی سرکاری گاڑیوں کے پٹرول پر -/2,29,987 روپے خرچ ہوئے۔ انسپکٹوریٹ آف مائنز سرگودھا کی گاڑیوں کی مرمت پر -/1,14,950 روپے اور پٹرول پر -/3,05,999 روپے خرچ ہوئے جبکہ مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن ضلع سرگودھا کے لئے کوئی سرکاری گاڑی فراہم نہ کی گئی جس کی وجہ سے کسی قسم کے اخراجات اس مد میں نہ ہوئے۔

سال13-2012 کے دوران ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی گئی تفصیل درج ذیل ہے:

1- مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال، چک نمبر 119 جنوبی۔ایک کروڑ چار لاکھ ستائیس ہزار روپے

2- مائنز لیبر ویلفیئر گرلز ہائر سیکنڈری سکول، چک نمبر 119 جنوبی انسٹھ لاکھ ننانوے ہزار روپے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ب) میں میرا سوال "نئے ترقیاتی منصوبوں کے بارے میں تھا" جبکہ جواب میں "گاڑیوں کی تفصیل دی گئی ہے"---

جناب سپیکر: محترمہ! کہاں سے پڑھ رہی ہیں؟ اپنا سوال repeat کر دیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: اس سوال کے جز (ب) میں "نئے ترقیاتی منصوبوں کے بارے میں تھا" جبکہ جواب میں گاڑیوں کی تفصیل دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! وہ جز(ب) کا کہہ رہی ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ب) میں پوچھا گیا ہے کہ کون کون سی معدنیات پائی جاتی ہیں تو اس میں سینڈ سٹون اور دیگر معدنیات کی تفصیل دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! جواب تو صحیح دیا گیا ہے۔ آپ کون سا سوال دیکھ رہی ہیں، آپ کوئی اور سوال تو نہیں دیکھ رہیں؟ انہوں نے جز(ب) کا جواب تو اپنی طرف سے ٹھیک دیا ہے۔ میں آگے چلوں یا کوئی ضمنی سوال کرنا ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال کیا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا یہ ضمنی سوال تو بنتا ہی نہیں ہے۔ آپ کوئی اور سوال کریں کیونکہ آپ نے شاید جز(ب) کسی اور سوال کا دیکھ لیا ہے۔ (قہقہہ)

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(و) ڈائریکٹوریٹ جنرل ضلع سرگودھا کے پاس کل کتنی گاڑیاں ہیں، کس کس افسر کے زیر استعمال ہیں اور کیا پٹرول کی کوئی limit مقرر ہے؟

جناب سپیکر: آپ کون سے جز کے متعلق بات کر رہی ہیں؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جز(و) ہے۔

جناب سپیکر: اس سوال کا نمبر کیا ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 3585 ہے۔

جناب سپیکر: سوال تو موجود ہے لیکن آپ کہاں سے پڑھ رہی ہیں، منسٹر صاحب کے پاس یہ سوال نہیں ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اس سوال کے جز (و) میں ہے کہ کتنی رقم کس کس ترقیاتی منصوبے پر خرچ ہوئی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ جز (و) ہے۔ گاڑیوں والا جز (ہ) ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! انہوں نے جز (و) کے متعلق پوچھا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں نے دو ضمنی سوال پوچھے ہیں جن میں پہلا جز (ب) اور جز (و) کے متعلق ہے اور یہ سوال نمبر 3585 ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا سوال نئے ترقیاتی منصوبوں کے متعلق تھا جبکہ جواب میں گاڑیوں کی تفصیل دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جز (ب) میں تو آپ نے معدنیات پوچھی ہیں جو کہ انہوں نے بتا دی ہیں۔ یہ غلطی کہیں دفتر سے تو نہیں ہو گئی؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! انہیں سوالوں کے جواب کی نئی کاپی دے دیں۔

جناب سپیکر: پرنٹنگ میں شاید کچھ غلطی ہو گئی ہے؟

(اس مرحلہ پر محترمہ حنا پرویز بٹ کو سوالوں کے جواب کی کاپی فراہم کی گئی)

محترمہ! آپ ضمنی سوال پوچھ لیں ہم آپ کو اجازت دیتے ہیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (و) کے مطابق ڈائریکٹوریٹ جنرل ضلع سرگودھا کے پاس کل کتنی گاڑیاں ہیں، کس کس آفیسر کے زیر استعمال ہیں اور کیا پٹرول کی کوئی limit مقرر ہے؟

جناب سپیکر: اس میں جز (ہ) آ گیا ہے ناں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ان کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ second last پوچھیں ناں کہ کتنی رقم گاڑیوں کی مرمت کے لئے رکھی گئی؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جز (و) کے مطابق۔۔۔

جناب سپیکر: کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں، ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی؟ جز (و) تو ہے کہ کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول پر خرچ ہوئی؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جز (ب) کے مطابق ڈائریکٹوریٹ جنرل سرگودھا کے پاس کل کتنی گاڑیاں ہیں، کس کس افسر کے زیر استعمال ہیں اور کیا پٹرول کی کوئی limit ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! سال 11-2010 کے دوران Directorate General District Sargodha کی سرکاری گاڑیوں کے پٹرول پر 229987 روپے خرچ ہوئے Inspectorate of Mines Sargodha کی گاڑیوں کی مرمت پر 114950 روپے، پٹرول پر 305999 خرچ ہوئے جبکہ Mines Labours Welfare Organization ضلع سرگودھا کے لئے کوئی سرکاری گاڑی فراہم نہ کی گئی ہے جس کی وجہ سے کسی قسم کے اخراجات اس مد میں نہ ہوئے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! ٹھیک ہے اور دوسرا جز (و) کے مطابق کہ ترقیاتی منصوبوں کے بارے میں پوچھا تھا جبکہ جواب میں گاڑیوں کی تفصیل دی گئی ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! شاید اس کے اندر پرنٹنگ میں کوئی فرق ہے جبکہ اس کے نیچے وہ تمام پراجیکٹس بھی لکھے گئے ہیں جو تحصیل سلانوالی ڈسٹرکٹ سرگودھا میں سال 13-2012 کے دوران ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی گئی تفصیل درج ذیل ہے Mines Labours Welfare Hospital چک نمبر 119 جنوبی اس پر 10427000 روپے کی لاگت ہے اور دوMines Labours Welfare Girls Higher Secondary School یہ بھی چک نمبر 119 سلانوالی میں ہیں اس پر 5999000 روپے کا تخمینہ ہے اور یہ اسی financial year میں انشاءاللہ مکمل کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: This is the last جی، میاں طارق محمود سوال نمبر بولیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 4000 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: محکمہ معدنیات کے ملازمین اور دیگر متعلقہ تفصیلات

*4000: میاں طارق محمود: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ معدنیات و کانکنی کا عملہ کتنا ہے؟

(ب) اس ضلع میں کون کون سی معدنیات پائی جاتی ہیں؟

(ج) سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران اس محکمہ کی اس ضلع سے حاصل آمدن کی تفصیل بتائیں؟

(د) اس ضلع میں محکمہ کی آمدن کے ذرائع کون کون سے ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان):

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ معدنیات کا کوئی دفتر واقع نہ ہے گجرات کے انتظام و انصرام کے فرائض سب آفس سیالکوٹ انجام دیتا ہے جس کا کل منظور شدہ عملہ تین افراد پر مشتمل ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

(1) اسسٹنٹ ڈائریکٹر

(2) سٹینوگرافر

(3) چوکیدار

(ب) ضلع گجرات میں صرف ریت کے ذخائر موجود ہیں۔

(ج) مالی سال 12-2011 کے دوران ضلع گجرات میں محکمہ معدنیات کی آمدن مبلغ -/12175634 روپے تھی۔ مالی سال 13-2012 کے دوران ضلع گجرات میں محکمہ معدنیات کی آمدن -/20087045 روپے تھی۔

(د) اس ضلع میں محکمہ کی آمدن کے ذرائع صرف اور صرف ریت کی نیلامی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں ریت کی آمدن کے بارے میں لکھا ہوا ہے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو ریت کا ٹھیکہ دیا گیا ہے کیا سارے ضلع کی ریت کا ٹھیکہ ایک ہی ہے یا اس کے مختلف ٹھیکے ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ان کا سوال pertain کرتا ہے 12-2011 کو اور ریت کے جو blocks بنائے گئے ہیں مختلف blocks کا ڈسٹرکٹ کے اندر ٹھیکہ دیا جاتا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! یہ میں گجرات کی بات کر رہا ہوں کہ جو ریت کے ٹھیکہ جات دیئے جاتے ہیں ان میں جو ٹھیکیدار ہیں وہ کناروں کے ساتھ اگر ریت نکالنی شروع کر دیتے ہیں whereas اگر وہ centre سے نکالیں تو اس میں فائدہ بھی ہو گا دریا گہرا ہو گا پانی کی capacity بڑھے گی۔ کناروں سے اگر ریت نکالتے ہیں اور کروڑوں روپے کے spurs بنے ہوتے ہیں جن کو نقصان پہنچتا اور sides پر زمینوں کو نقصان پہنچتا ہے تو اس کے لئے کیا کیا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! فاضل ممبر کی تجویز اچھی ہے کہ bed کے اندر سے ریت نکالی جائے نہ کہ کناروں سے لیکن جب اس کا ٹھیکہ کر دیا جاتا ہے تو lessee کو پابند نہیں کیا جا سکتا کہ وہ ریت کہاں سے اٹھائے۔ جو spurs ہیں اُن کے قریب سے تو ریت اُٹھانے کی اجازت نہیں ہوتی اور اس تجویز کو incorporate کیا جا سکتا ہے کہ ہم mining rules کے اندر اس کو پابند کر دیں کہ وہ bed میں سے ہی ریت نکالیں۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب! اگلا ضمنی سوال؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے جو بتایا ہے کہ مختلف جگہوں پر ریت کے الگ الگ جو کٹ لگائے ہوئے ہیں ان پر ٹھیکے ہوتے ہیں ان کا کیا طریق کار ہے، جب یہ نیلامی ہوتی ہے کیا موقع پر جا کر ہوتی ہے یا اپنے دفتر میں کرتے ہیں، کیا طریق کار ہے اس میں بڑا فرق نظر آ رہا

ہے 12-2011 میں 12175634 روپے ہیں اور دوسرے سال میں 28700045 روپے ہو گئے ہیں اس کا طریق کار کیا ہے کیوں اتنا فرق آیا ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں ان کے دوسرے سوال کا پہلے جواب دے دیتا ہوں کہ یہ جو فرق انہوں نے point out کیا ہے یہ ریٹ 2013 کے اندر royalty کا ریٹ enhance کر دیا گیا تھا جس وجہ سے ان کو یہ بہت واضح فرق نظر آرہا ہے یہ پہلے 35 روپے فی ٹن ریٹ تھا اس کو بڑھا کر 70 روپے فی ٹن کر دیا گیا ہے اس وجہ سے ہمیں اس میں double سے زیادہ آمدن ہوئی۔ انہوں نے پوچھا ہے کہ نیلامی کہاں پر کی جاتی ہے تو نیلامی ہمارا جو ڈسٹرکٹ کے اندر مائنز کا آفس ہوتا ہے اُسی کے اندر یہ نیلامی کا عمل کیا جاتا ہے اور تمام ٹھیکیدار وہاں پر تشریف لاتے ہیں اور وہیں پر جو Committee constitute ہوتی ہے اُس کے سامنے ADC اس کمیٹی کو ہیڈ کرتے ہیں اور ڈی سی او آفس کے اندر یہ نیلامی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، سوالات مکمل ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ سے نکالی جانے والی معدنیات و آمدنی کی تفصیلات

*1488: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کون کون سی اہم معدنیات کن کن مقامات سے نکالی جا رہی ہیں؟

(ب) ان معدنیات سے حکومت کو سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی کتنی آمدن ہوئی، معدنیات وار آمدن سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت ان معدنیات سے آمدن کو بڑھانے کے لئے مزید مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان):

(الف) صوبہ پنجاب میں تقریباً 22 معدنیات دریافت کی جا چکی ہیں جن کی باقاعدہ پیداوار ہو رہی ہے اور مختلف مقامات سے نکالنے والی معدنیات کی تفصیل بطور ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب معدنی مراعاتی قوانین مجریہ 2002 کے تحت محکمہ معدنیات تین طرح کے پٹاجات عطا کرتا ہے۔

1- ادنیٰ معدنیات کے پٹاجات
2- سمال سکیل کے تحت اعلیٰ معدنیات کے پٹاجات
3- لارج سکیل کے تحت اعلیٰ معدنیات کے پٹاجات

ادنیٰ معدنیات (عام ریت، گریول، سینڈ سٹون اور سلیٹ سٹون) کے پٹاجات اخبار اشتہار دینے کے بعد بذریعہ ضلعی نیلام کمیٹی شفاف طریقے سے نیلام عام کے ذریعے الاٹ کئے جاتے ہیں جس سے حکومت کو کثیر آمدن ہوتی ہے۔

سمال سکیل کے پٹاجات جن میں اعلیٰ معدنیات کوئلہ، نمک، آئرن اور فائر کلے وغیرہ شامل ہیں۔ بذریعہ نیلام اور بذریعہ درخواست مائننگ کمیٹی کے ذریعہ عطا کئے جاتے ہیں۔ جن اضلاع سے اعلیٰ معدنیات کی نکاسی ہوتی ہے۔ ان اضلاع سے رائلٹی کی وصولی کا ٹھیکہ ایک سالہ مدت کے لئے کھلی نیلامی کے ذریعہ عطا کیا جاتا ہے اور کنٹریکٹر قواعد کے تحت عطا شدہ رقبہ جات سے نکاسی / برداشت کی جانے والی معدنیات پر گورنمنٹ کے مقرر کردہ ریٹ کے مطابق رائلٹی وصول کرتا ہے جبکہ Large Scale Mining کے پٹاجات تین کروڑ سے زائد سرمایہ کاری کرنے والوں کو عطا کئے جاتے ہیں۔ ان پٹاجات میں لائم سٹون اور نمک کے پٹاجات سیمنٹ انڈسٹری، کیمیکل انڈسٹری اور PMDC کو عطا کئے گئے ہیں جو کہ براہ راست رائلٹی حکومت کے مقرر کردہ ریٹ کے مطابق محکمہ معدنیات کو ادا کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا تینوں طریق کار کے تحت حاصل شدہ آمدن درج ذیل ہے:

کل آمدن: 2011-12

ادنیٰ معدنیات:	928995238/- روپے
سمال سکیل مائننگ:	298320543/- روپے
لارج سکیل مائننگ:	688151435/- روپے
کل آمدن:	1915467216/- روپے

کل آمدن: 2012-13

ادنیٰ معدنیات:	1081139901/- روپے
سمال سکیل مائننگ:	327402164/- روپے
لارج سکیل مائننگ:	649224284/- روپے
کل آمدن:	2057766349/- روپے

لہذا13-2012 میں پچھلے مالی سال سے-/142299133 کروڑ روپے، زیادہ آمدن حاصل ہوئی۔

(ج) کسی بھی ملک کی ترقی میں قدرتی وسائل بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پنجاب کو بے شمار معدنیات سے نوازا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت معدنیات کی سائنسی بنیادوں پر ترقی کے لئے کئی اقدامات اٹھا رہی ہے۔ اس سلسلے میں معدنیات کی تلاش اور نکاسی کے لئے نئے قوانین بنائے جا رہے ہیں۔ مزید برآں مختلف معدنیات کے ذخائر کا تخمینہ لگانے کے لئے کام جاری ہے۔ اس وقت تک آسٹریلیا کی کمپنی میسرز SNODEN کی خدمات حاصل کر کے پنجاب میں کوئلہ کے ذخائر کا تخمینہ لگوایا جا چکا ہے۔ جس کے مطابق پنجاب میں کوئلہ کے ذخائر 539.58 ملین ٹن ہیں۔ مزید برآں نئی سیمنٹ فیکٹریاں قائم کرنے کے لئے لائم سٹون کے بلاکس تیار کئے جا رہے ہیں۔ علاوہ ازیں لوہے کے ذخائر دریافت کرنے کے لئے چنیوٹ (رجوعہ) اور کالا باغ میں کام جاری ہے۔

ضلع راولپنڈی: معدنیات کے ذخائر کی دریافت و آمدن کی تفصیلات

*1489: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں کون کون سی معدنیات پائی جاتی ہیں؟

(ب) ان معدنیات سے حکومت کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنی آمدن ہوئی، معدنیات اور سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت ضلع میں مزید معدنیات کے ذخائر دریافت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) محکمہ نے مذکورہ ضلع میں معدنیات کے نئے ذخائر دریافت کرنے کے لئے 14-2013 میں فنڈز مختص کئے ہیں، ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان):

(الف) راولپنڈی ضلع کی حدود میں درج ذیل معدنیات کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔ بنٹونائٹ، ڈولومائٹ، آئرن اور لائم سٹون، لیٹرائٹ، عام پتھر، ماربل، عام ریت اور گریول۔

(ب) 2002 میں محکمہ معدنیات کو ایک علیحدہ محکمہ کا درجہ ملنے کے بعد صوبہ کو معدنیات سے حاصل ہونے والی آمدن میں خاطر خواہ اضافہ ہوا اور ضلع راولپنڈی سے معدنیات کی مد میں گزشتہ پانچ سال کے دوران حاصل ہونے والی آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال	مقدار محاصل (روپوں میں)
2008-09	1,38,21,780/- روپے
2009-10	1,99,05,340/- روپے
2010-11	3,33,67,261/- روپے
2011-12	5,36,86,643/- روپے
2012-13	4,19,17,024/- روپے

گزشتہ پانچ سالوں کے دوران معدنیات کی مد میں ہونے والی آمدن اور سال وار تفصیل درج ذیل ہے:

معدنیات	2008-09	2009-10	2010-11	2011-12	2012-13
بنٹونائٹ	5,575/- روپے	75,843/- روپے	28485/- روپے	20439/- روپے	28431/- روپے
ڈولومائٹ	76,125/- روپے	Nil	Nil	Nil	Nil
آئرن اور	7,020/- روپے	9,900/- روپے	14,300/- روپے	20,625/- روپے	3,740/- روپے
لائم سٹون	1,29,32,510/- روپے	1,90,14,902/- روپے	3,15,32,132/- روپے	4,23,73,876/- روپے	3,84,11,781/- روپے
لیٹرائٹ	3,200/- روپے	2,475/- روپے	Nil	Nil	29,700/- روپے
ماربل	71,000/- روپے	8,050/- روپے	5,250/- روپے	Nil	Nil
عام ریت	Nil	Nil	Nil	Rs.2,07,500/-	8,000/- روپے
سینڈسٹون	Nil	1,01,000/- روپے	5,30,431/- روپے	Nil	12,000/- روپے
گریول	7,26,350/- روپے	6,93,170/- روپے	12,56,663/- روپے	1,10,64,203/- روپے	34,23,372/- روپے
ٹوٹل	1,38,21,780/- روپے	1,99,05,340/- روپے	3,33,67,261/- روپے	5,36,86,643/- روپے	4,19,17,024/- روپے

(ج) حکومت پنجاب معدنیات کی تلاش میں سنجیدہ ہے۔ حکومت نے ضلع میں معدنی ذخائر کی دریافت کے لئے آٹھ پراسپکٹنگ لائسنس برائے تلاش معدن آئرن اور، بنٹونائٹ اور لیٹرائیٹ پارٹیوں کو الاٹ کئے ہوئے ہیں۔

(د) محکمہ معدنیات معدنی ذخائر کی دریافت کے لئے پرائیویٹ لوگوں کو معدنی ذخائر دریافت کرنے کا لائسنس الاٹ کرتا ہے۔ کیونکہ حکومتی اخراجات پر تمام پنجاب میں معدنی ذخائر دریافت کرنا بہت مشکل ہے اس لئے ضلع راولپنڈی میں بھی باقی تمام اضلاع کی طرح معدنی ذخائر کی دریافت کے لئے پرائیویٹ پارٹیوں کو لائسنس الاٹ کئے گئے ہیں۔

صوبہ میں نمک نکالنے کے مقامات و دیگر تفصیلات

*1660: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں نمک کن کن مقامات سے نکالا جا رہا ہے؟

(ب) اس وقت صوبہ میں نمک کے نکاس کے پٹاداروں کی تعداد کیا ہے۔ ان پٹاداروں کو کن شرائط پر پٹا دیا گیا ہے۔ کتنے پٹادار ایسے ہیں جو پانچ سال سے زائد عرصہ سے مسلسل پٹا حاصل کئے ہوئے ہیں۔ ان کے نام اور پٹاجات کی تفصیل فراہم کی جائے۔ پٹا منظور کرنے کی مجاز اتھارٹی کون ہے؟

(ج) سال 2007 تا 2010 نمک کی نکاس کو پٹا پر دینے سے حکومت پنجاب کو کتنی آمدن ہوئی، سال وار تفصیل بتائی جائے؟

(د) پانچ سال سے زائد پٹاجات دینے کے لئے کارکردگی کے معیار کو پرکھنے کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان):

(الف) صوبہ میں نمک کے وسیع ذخائر کوہ نمک (سالٹ رینج) میں پائے جاتے ہیں اور نمک کا یہ پہاڑی سلسلہ پنجاب کے چار اضلاع جہلم، چکوال، خوشاب اور میانوالی سے گزرتا ہے اور ان چاروں اضلاع سے نمک کی نکاسی کا کام ہوتا ہے۔

(ب) پنجاب معدنی مراعاتی قوانین مجریہ 2002 کے تحت محکمہ معدنیات دو طرح کے پٹاجات عطا کرتا ہے۔ سمال / لارج سکیل مائننگ کے تحت نمک کے عطا شدہ پٹاجات کی تعداد 37 ہے جبکہ پانچ سال سے زائد عرصہ سے مسلسل جاری پٹاجات کی تعداد 34 ہے۔ یہ پٹاجات درج ذیل طریقوں سے عطا کئے جاتے ہیں۔

1۔ مائننگ لیز (لارج سکیل مائننگ) 2۔ مائننگ لیز (سمال سکیل مائننگ)

لارج سکیل مائننگ کے تحت پٹاجات تیس کروڑ سے زائد سرمایہ کاری کرنے والوں کو عطا کئے جاتے ہیں۔

پنجاب معدنی مراعاتی قوانین مجریہ 2002 کے تحت لارج سکیل مائننگ کے تحت عطا شدہ پٹاجات کی اتھارٹی ڈائریکٹر جنرل مائنز اینڈ منرلز ہے جبکہ سمال سکیل مائننگ کے تحت عطا شدہ پٹاجات کی اتھارٹی ڈائریکٹر سمال مائنز اسسٹنس / ٹائٹلز ہے۔ شرائط پٹاجات ضمیمہ (الف)، (ب) اور ان دونوں طریق کار کے تحت عطا شدہ پٹاجات کی فہرست بطور ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) سمال سکیل مائننگ کے تحت الاٹ شدہ پٹاجات مثلاً نمک، کوئلہ، جپسم، سلیکا سالٹ، فائر کلے وغیرہ کی رائلٹی ہر ضلع میں بذریعہ نیلام عام ٹھیکہ پر دی جاتی ہے۔ نمک کے پٹاجات چکوال،

جہلم، خوشاب اور میانوالی کے اضلاع میں پائے جاتے ہیں اور ان اضلاع سے معدنیات کی آمدن سال 2007تا2010 درج ذیل ہے جبکہ نمک کی رائلٹی علیحدہ نیلام نہ کی جاتی ہے۔

آمدنی	سال
-/6,54,60,599روپے	2006-07
-/13,31,54,446روپے	2007-08
-/10,07,56,810روپے	2008-09
-/17,48,28,884روپے	2009-10

تاہم لارج سکیل مائننگ (جن پراجیکٹس کی سرمایہ کاری تیس کروڑ سے زائد ہوتی ہے) میں نمک کے پٹاجات الاٹ شدہ ہیں جن کی رائلٹی پروڈکشن کے حساب سے وصول کی جاتی ہے جس کی آمدنی کی تفصیل درج ذیل ہے:

آمدنی	سال
-/1,74,54,340روپے	2006-07
-/1,76,81,680روپے	2007-08
-/1,91,13,275روپے	2008-09
-/3,19,79,010روپے	2009-10

(د) پانچ سال سے زائد عرصہ کے لئے کے نمک کے پٹاجات دینے کے لئے کارکردگی پرکھنے کا معیار درج ذیل ہے:

(الف) پانچ سال کے دوران پٹادار نے کتنی مائنیں لگائیں۔

(ب) کتنی مائنز میں معدن کی تلاش میں کامیاب ہوا۔

(ج) کتنی معدنی پیداوار حاصل کی۔

(د) موقع پر معدن تک رسائی کے ئے کتنے کلومیٹر سڑک تعمیر کی گئی۔

(و) موقع پر لیبر کے لئے کتنے مکان تعمیر کئے گئے۔

(ہ) موقع پر کتنا ٹیکنیکل عملہ تعینات کیا گیا۔

کھیوڑہ سالٹ مائنز کو 30سال کے پٹا پر دینے کی تفصیلات

*2488: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب، پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن کو کھیوڑہ سالٹ مائنز مزید 30سال کے لئے پٹا پر دے رہی ہے؟

(ب) یہ پٹا کن اہم شرائط کے تحت PMDC کو دیا جا رہا ہے۔ سالانہ کتنی رقم PMDC پنجاب حکومت کو ادا کرے گی؟

(ج) کیا حکومت پنجاب پبلک پرائیویٹ سیکٹر کی اپنی کمیشن کے ذریعہ اس دنیا کی اہم ترین نمک کی کان میں کانکنی اور کئی بیماریوں کے نمک کی کان کے ذریعہ علاج اور خوردنی نمک کی کئی مصنوعات تیار کروانے کا انتظام کرنے کو تیار ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست ہے کہ پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن نے سالٹ مائنز کھیوڑہ کو مزید 30 سال پٹا پر لینے کے لئے درخواست دے رکھی ہے۔ جس پر محکمانہ کارروائی جاری ہے۔

(ب) پٹا ہذا کی اہم شرائط یہ ہیں کہ میسرز پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن سائنسی بنیادی پر نمک کی کانکنی کرے گی۔ کان کن کے تحفظ اور فلاح کا خیال کرے گی۔ ماحولیات کا تحفظ کرے گی۔ تفصیلی شرائط پٹا پر بطور ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

میسرز پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن نکاسی شدہ نمک پر مبلغ -/70 روپے فی ٹن حکومت پنجاب کو ادا کرے گی۔ جو کہ سالانہ اوسطاً مبلغ اڑھائی کروڑ روپے بنتی ہے۔ اس کے علاوہ مبلغ -/55,710 روپے dead rent ادا کرے گی۔

(ج) حکومت پنجاب کی زیر نگرانی کھیوڑہ سالٹ مائنز میسرز پاکستان منرلز ڈویلپمنٹ کارپوریشن حکومت پاکستان وزارت پٹرولیم کی ملکیت ہے جو کہ 1974 سے ان مائنز سے نمک نکال رہی ہے۔ پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن نے سالٹ مائن کے اندر دو دمہ (Asthma) سنٹر قائم کر رکھے ہیں۔ جہاں سے دمہ (Asthma) کے مریض فیض یاب ہو رہے ہیں۔ علاوہ ازیں میسرز پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن نے salt cutting پلانٹس لگائے ہوئے ہیں جس کے ذریعے سالٹ لیمپس اور دوسری سجاوٹی چیزیں تیار کی جا رہی ہیں۔

ضلع چکوال: محکمہ معدنیات کی آمدن و دیگر تفصیلات

*3283: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چکوال میں محکمہ معدنیات کو سال 13-2012 کے دوران کل کتنی آمدن ہوئی؟

(ب) ضلع چکوال میں کون کون سی معدنیات پائی جاتی ہیں؟

(ج) ضلع چکوال محکمہ معدنیات کو سال 11۔2010 کے دوران کتنی رقم دی گئی ہے؟
(د) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں/ٹی اے، ڈی اے پر خرچ ہوئی؟
(ہ) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت/پٹرول پر خرچ ہوئی؟
(و) کتنی رقم کس کس ترقیاتی منصوبہ پر خرچ ہوئی؟

وزیر کانکنی و معدنیات/توانائی (جناب شیر علی خان):

(الف) ضلع چکوال میں محکمہ معدنیات کو سال 13-2012 میں -/41,18,21,421 روپے کی آمدن ہوئی جن میں -/38,00,13,684 روپے (ڈائریکٹوریٹ جنرل مائنز اینڈ منرلز) کو اور -/3,18,07,737 روپے مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن کو ایکسائز ڈیوٹی (لیبر لیوی) کی مد میں وصول ہوئے۔

(ب) ضلع چکوال میں زیادہ تر کوئلہ، نمک، چونے کا پتھر پایا جاتا ہے جبکہ کم مقدار میں فائر کلے، باکسائٹ، آئرن، لیٹرائٹ اور بنٹونائٹ پایا جاتا ہے۔ ادنیٰ معدنیات کے ضمن میں سینڈ سٹون، گریول، عام ریت اور ریت/گریول پائے جاتے ہیں۔

(ج) ضلع چکوال میں محکمہ معدنیات کو سال 11-2010 کے دوران -/5,42,90,117 روپے فراہم کئے گئے جن میں ڈائریکٹوریٹ جنرل مائنز اینڈ منرلز کو -/69,94,903 روپے، انسپکٹوریٹ آف مائنز کو -/2,23,15,300 روپے اور مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن کو -/2,49,79,914 روپے فراہم کئے گئے۔

(د) ضلع چکوال میں محکمہ معدنیات کے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں/ٹی اے، ڈی اے پر کل اخراجات مبلغ -/4,53,01,371 روپے ہوئے۔ جن میں تنخواہوں/ٹی اے، ڈی اے کی مد میں ڈائریکٹر جنرل مائنز اینڈ منرلز نے -/60,94,365 روپے، انسپکٹوریٹ آف مائنز نے -/1,97,17,778 روپے اور مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن نے -/1,94,89,228 روپے کے اخراجات کئے۔

(ہ) ضلع چکوال میں محکمہ معدنیات کی گاڑیوں کی مرمت/پٹرول پر کل اخراجات مبلغ -/25,86,134 روپے ہوئے۔ جن میں ڈائریکٹوریٹ جنرل معدنیات گاڑیوں کی مرمت/پٹرول کی مد میں اخراجات بالترتیب -/59,948 روپے اور -/7,50,000 روپے رہے جبکہ انسپکٹوریٹ آف مائنز میں گاڑیوں کی مرمت/پٹرول پر -/1,94,698

روپے اور -/3,24,746 روپے کے اخراجات ہوئے۔ اسی طرح مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن میں اخراجات کی تفصیل بالترتیب -/3,09,609روپے اور -/9,47,133 روپے رہی۔

(و) ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی گئی تفصیل تفصیل درج ذیل ہے:

1. پنجاب سکول آف مائنز کٹاس ضلع چکوال -/71,27,000روپے
2. ٹریننگ مائن کٹاس ضلع چکوال -/37,47,000روپے
3. مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال اور پیرا میڈیکل سٹاف کے لئے رہائش گاہیں -/1,28,00,000روپے
4. مائن ریسکیو اینڈ سیفٹی ایریا سب سٹیشن، منارہ، ضلع چکوال -/1,17,09,000روپے
5. پینے کا صاف پانی، کٹاس -/22,66,000روپے

ضلع خوشاب: محکمہ معدنیات کی آمدن و دیگر تفصیلات

*3284: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع خوشاب میں محکمہ معدنیات کو سال 13۔2012 کے دوران کل کتنی آمدن ہوئی؟

(ب) ضلع خوشاب میں کون کون سی معدنیات پائی جاتی ہیں؟

(ج) ضلع خوشاب محکمہ معدنیات کو سال 11۔2010 کے دوران کتنی رقم دی گئی ہے؟

(د) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں/ٹی اے، ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت/پٹرول پر خرچ ہوئی؟

(و) کتنی رقم کس کس ترقیاتی منصوبہ پر خرچ ہوئی؟

وزیر کانکنی و معدنیات/توانائی (جناب شیر علی خان):

(الف) ضلع خوشاب میں محکمہ معدنیات کو سال 13-2012 میں مبلغ -/14,89,79,669 روپے کی آمدن ہوئی۔ جن میں -/13,93,23,077روپے (ڈائریکٹوریٹ جنرل مائنز اینڈ منرلز) کو اور -/96,56,592روپے مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن کو ایکسائز ڈیوٹی (لیبر لیوی) کی مد میں وصول ہوئے۔

(ب) ضلع خوشاب میں پائی جانے والی اہم معدنیات میں نمک، کوئلہ، جپسم، سلیکا ریت، فائر کلے، باکسائٹ، لیٹرائٹ، عام ریت شامل ہیں جبکہ قلیل مقدار میں بنٹونائٹ، چکنی مٹی سیمنٹ بنانے کے لئے نکالی جاتی ہے۔

(ج) محکمہ معدنیات ڈائریکٹوریٹ جنرل خوشاب ڈپٹی ڈائریکٹر آفس کو سال 11-2010 کے دوران مبلغ -/33,14,000روپے جبکہ انسپکٹوریٹ آف مائنز ضلع خوشاب کو مبلغ -/1,47,11,161روپے اور مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن کو ضلع خوشاب کو مبلغ -/1,47,43,249روپے دیئے گئے۔

(د) ضلع چکوال میں محکمہ معدنیات کے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں / ٹی اے، ڈی اے پر کل اخراجات مبلغ -/3,15,42,018روپے ہوئے۔ جن میں ڈائریکٹوریٹ جنرل مائنز اینڈ منرلز نے -/34,01,568روپے، انسپکٹوریٹ آف مائنز ضلع خوشاب نے -/1,34,00,864روپے کے اخراجات کئے اسی طرح مائنز لیبر ویلیفئر آرگنائزیشن نے -/92,84,536روپے کے اخراجات کئے۔

(ہ) ضلع خوشاب میں محکمہ معدنیات کی گاڑیوں کی مرمت / پٹرول پر کل اخراجات مبلغ -/21,14,349روپے ہوئے۔ جن میں ڈائریکٹوریٹ جنرل مائنز اینڈ منرلز خوشاب نے -/64,949روپے مرمت اور -/3,59,663روپے پٹرول پر خرچ کئے جبکہ انسپکٹوریٹ آف مائنز نے گاڑیوں کی مرمت پر -/1,94,250روپے اور پٹرول پر -/4,79,365 روپے خرچ کئے۔اسی طرح مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن ضلع خوشاب میں گاڑیوں کی مرمت پر مبلغ -/2,04,273روپے اور پٹرول -/8,11,849روپے کے اخراجات کئے۔

(و) مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن نے ترقیاتی سکیم مائننگ لیبر کالونی پدھڑار میں زمین کی خریداری پر مبلغ -/2,71,000روپے کے اخراجات کئے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ سیکرٹریٹ سے نکلتے ہوئے ٹریفک بلاک ہونے کی وجہ سے میں اسمبلی پہنچتے ہوئے لیٹ ہو گیا اگر آپ ٹائم دے دیں یا اجازت دے دیں تو ایک ضمنی سوال کرلوں؟

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی! وہ تو آپ کے سوالات کا وقت گیا، اب وہ واپس نہیں ہو سکتا۔

پوائنٹ آف آرڈر

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میں نے سردار صاحب کو کہا تھا کہ میں آپ کو Question Hours کے بعد پوائنٹ آف آرڈر دوں گا let him speak۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! مجھے ان کے بعد پوائنٹ آف آرڈر دے دیں۔

جناب سپیکر: ابھی آپ تشریف رکھیں بعد میں دیکھتے ہیں۔

فیصل آباد میں پی ٹی آئی کے ورکروں پر پولیس کی اندھا دھند فائرنگ

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں اس ایوان کی توجہ آج فیصل آباد میں جو اس وقت بھی ہو رہا ہے اس کی طرف دلوانا چاہوں گا کہ کتنے دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ صرف اور صرف ایک انا کی بنیاد پر وہاں اس وقت تک ایک شخص کی وفات ہو گئی ہے اور تین یا چار لوگ زخمی ہو گئے ہیں سوال صرف اس وقت یہ ہے کہ کیا ہڑتال کی کال کو فیل کرنا یا اس کو کامیاب کرنا اتنا اہم یا اتنا بڑا تھا کہ ہم نہتے پاکستانیوں کی، نہتے شہریوں کی جانوں پر یہ سارا محل کھڑا کریں۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی معاملات سامنے آنے دیں، ابھی اس بارے میں کچھ پتا نہیں ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! معاملات تو سامنے ہیں کہ سادہ کپڑوں کے اندر ایک بندہ سیدھا فائرنگ کرتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میرے بھائی کوئی طریق کار ہوتا ہے۔ آپ طریق کار کو استعمال کریں پھر میں آپ کو اجازت دوں گا، اس بارے میں کچھ لے کر آئیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! شاہ صاحب آپ سے پہلے کھڑے ہوئے ہیں۔ جی، شاہ صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ اس وقت فیصل آباد میں اب تک ہوا ہے وہ اچھا نہیں ہوا ہے۔ یہ ملک کے لئے اچھا نہیں ہے اور جمہوریت کے لئے بھی اچھا نہیں ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی اس کے facts تو سامنے آنے دیں پھر ہی کچھ ہو گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: یہ جو حکمت عملی اپنائی گئی اور کارکنان کو آمنے سامنے کر دیا گیا یہ اچھا فعل نہیں تھا اس سے مستقل دوریاں بڑھتی ہیں۔ اس میں ایک بندے کی قیمتی جان بھی چلی گئی ہے۔

جناب سپیکر: بس، اللہ تعالیٰ خیر کرے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کی یہ حکمت عملی اچھی نہیں تھی اس سے بہت نقصان ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کو اپنی حکمت عملی کو review کرنا چاہئے۔ جو کچھ اس حوالے سے فیصل آباد کے اندر آج ہوا ہے گو ہم یہاں چار پانچ ممبران رہ گئے ہیں لیکن ہم اس حوالے سے ٹوکن بائیکاٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران ٹوکن بائیکاٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آ جائیں آپ کو کچھ نہیں کہا جائے گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ کہوں گی، آپ ہمارے لئے بہت قابل احترام ہیں لیکن پلیز جب میں کھڑی ہوتی ہوں تو مہربانی کر کے اجازت دے دیا کریں میں نے ان سے پہلے درخواست کی تھی جب آپ نے انہیں بات کرنے کی اجازت دی۔ انہوں نے بھی وہی بات کرنی تھی میں نے بھی وہی بات کرنی تھی لیکن۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! میری بات سنیں۔ آپ کی بات کرنے سے پہلے شاہ صاحب کھڑے ہو گئے تھے، ایسے نہ کریں مؤکل صاحب پہلے کھڑے تھے۔ آپ ٹائم ضائع نہ کریں، بات کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج فیصل آباد میں عوام کا کھلے عام قتل عام ہو رہا ہے۔ یہ ہم کسی سیاسی جماعت کی بات نہیں کر رہے ہیں بلکہ ہم پاکستان کے عوام کی بات کر رہے ہیں، یہاں پر کسی سیاسی جماعت کو نہیں دیکھنا چاہئے۔ ماڈل ٹاؤن میں جو incident ہوا تھا ہمیں اس سے سبق سیکھنا چاہئے تھا اور یہ چیز repeat نہیں ہونی چاہئے تھی جو فیصل آباد میں آج ہوئی ہے۔ آج یہاں پر وزیر قانون کو موجود ہونا چاہئے تھا، آئی جی پنجاب کو موجود ہونا چاہئے تھا بلکہ چیف منسٹر پنجاب کو یہاں موجود ہونا چاہئے تھا۔ وہ یہاں آ کر عوام کے سامنے جواب دیں کہ

یہ کھلے عام قتل عام کیوں ہو رہا ہے؟ جب آپ ووٹ لیتے ہیں تو لوگوں کی ہی جان و مال کی حفاظت کے لئے ووٹ لیتے ہیں اس لئے ہی آپ کو select کیا جاتا ہے، یہ نہیں کہ حکومت ہی اٹھ کر نہتے شہریوں کا قتل عام شروع کر دے۔۔۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، بہت شکریہ۔ آپ کی بات سن لی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: میری بات پوری سن لیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ لکھ کر لائیں، ہم کل جواب لیں گے اور کل لاء منسٹر صاحب تشریف لائیں گے وہ آج تشریف نہیں لائے۔ ایسے نہ کریں سب کو واپس آ جانا چاہئے۔ ان کی درخواست پر توجہ دلاؤ نوٹس آج کی بجائے جمعرات کے دن تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ جناب شیر علی خان، جناب نذر حسین اور باؤ اختر علی اپوزیشن کے معزز ممبران کو منانے کے لئے تشریف لے جائیں۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ کی مرضی ہے۔

سید عبدالعلیم: مرضی تو اس ایوان میں سپیکر کی چلتی ہے، ہماری تو گزارش ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! میں آپ کا بھی مشکور ہوں اور پورے پنجاب کی عوام وزیر اعلیٰ کی بھی مشکور ہے۔ ہم نے جمعہ والے دن کچھ گزارشات پیش کی تھیں۔ پنجاب میں گنے کی کاشت اور اس کی خریداری پر کچھ لوگ اپنی monopoly چاہ رہے تھے۔ پنجاب اسمبلی میں ہم سب نے آپ سے گزارشات کیں اور آپ نے کمال مہربانی کرتے ہوئے اس کے لئے کمیٹی form کی۔ اس کی میٹنگ آج صبح گیارہ بجے ہوئی تھی اس سے پہلے ہی وزیر اعلیٰ پنجاب نے پنجاب اسمبلی کی اس تجویز پر فوری نوٹس لیتے ہوئے، گنے کے کاشتکاروں کے حقوق کا تحفظ کرتے ہوئے گنے کی قیمت کو -/180 روپے فی من کے حساب سے نہ صرف برقرار رکھا بلکہ یہ احکامات جاری کئے جس کے مطابق کسی بھی کاشتکار کے ساتھ اس کے تول اور وزن پر کوئی compromise نہیں کیا جائے گا۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران اپنا ٹوکن بائیکاٹ
ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: میں آپ کو welcome کہتا ہوں۔ جی، شاہ صاحب!

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! میری اس میں آپ سے ایک humble گزارش یہ بھی ہے کہ اس اہم issue پر بحث کرنے کے لئے اور آئندہ مستقبل میں اس قسم کی چیزوں سے بچنے کے لئے یہ پورا معزز ایوان جو یہاں پر تشریف رکھتا ہے اس حوالے سے ایک دن fix کیا جائے جس پر ہم شوگر کین، کاٹن اور wheat processing جو اب start ہونے والی ہے اس پر ایوان اپنی تجاویز گورنمنٹ کو دے تاکہ ہم اپنے صوبے کے کاشتکاروں کا تحفظ کر سکیں۔ میں اس لئے بھی اپنے معزز ممبران، سپیکر صاحب اور وزیراعلیٰ کو خراج تحسین پیش کروں گا کہ پنجاب اسمبلی کی اس کارروائی کی وجہ سے سندھ میں بھی ہمارے کاشتکار بھائیوں کے لئے قیمت 180 روپے مقرر کر دی گئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جہاں گورنمنٹ نے اس کی قیمت 150 روپے کر دی تھی وہ ہماری اس قرارداد لانے کے بعد اس کو 180 روپے پر واپس reverse کر دیا۔ میری گزارش ہو گی کہ اس کے لئے ایک دن fix کیا جائے چاہے وہ دو تین دن کے بعد ہو جائے جس میں منسٹر صاحب بھی یہاں تشریف رکھتے ہوں تاکہ ہم اس پر بحث کر سکیں۔ دوسری یہاں ڈاکٹر صاحب نے ایک بات کی تھی میں اپوزیشن کے حوالے سے گزارش کروں گا کہ فیصل آباد کے واقعہ کے اصل حقائق سامنے آنے دیں کہ اس میں کون غلط تھا اور کون صحیح تھا۔۔۔

جناب سپیکر: کل لاء منسٹر صاحب آئیں گے تو وہ سارے حقائق بتائیں گے۔

سید عبدالعلیم: جی، وہ تشریف لائیں گے اور سارے حقائق ہم لوگوں کے سامنے لے کر آئیں گے۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) جمہوریت پر یقین رکھتی ہے اور پچھلے غیر سیاسی attitude کے باوجود بھی پاکستان مسلم لیگ کی حکومت تمام رویّوں کو tolerance کے ساتھ برداشت کر رہی ہے۔ آج بھی جو فیصل آباد میں ہوا یہ پوری قوم جانتی ہے کہ کس نے mob کو اکٹھا کیا اور کس نے وہاں پر اس قسم کی حرکتیں شروع کیں۔ صبح 7:00 بجے سے بچوں کے سکول بند کرانے کی کوشش کی گئی، صبح 8 بجے کالج بند کرانے کی کوشش کی گئی۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! لاء منسٹر صاحب آکر بتائیں گے ہم ان سے ساری بات سنیں گے۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! شوگر کین کے لئے ایک دن fix کر دیا جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

ملز مالکان کے ہاتھوں کسانوں کا معاشی استحصال

(---جاری)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ جمعہ والے دن جب اس سیشن کا پہلا دن تھا تو میں نے اس بات کا آغاز کیا تھا کہ سندھ کے اندر حکومت نے ایک ناعاقبت اندیش فیصلہ کیا اور جو انہوں نے 182/- روپے ریٹ notify کیا ہوا تھا انہوں نے پھر شوگر مل مالکان کے دباؤ میں آ کر اس کو 150/- روپے کر دیا۔ اس کے نتیجے میں پنجاب کے اندر بھی جو شوگر مل مالکان تھے انہوں نے بھی اس کو دیکھتے ہوئے اپنے طور پر خود ہی، گورنمنٹ نے جو ریٹ مقرر کیا ہوا تھا اس کو نیچے لاتے ہوئے 150/- روپے پر خریداری شروع کر دی تھی۔ میں نے اس پر واویلا کیا، اپوزیشن کے دوسرے بھائیوں نے واویلا کیا اور میں شکر گزار ہوں کہ گورنمنٹ کی طرف سے بھی ہمارے کافی سارے دوست اس موقع پر اکٹھے ہوئے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہی اس ایوان کا کام ہے۔ میں اس پر آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے اس کا بروقت نوٹس لیتے ہوئے ریٹ کے حوالے سے بھی clear ruling دی، ایک سپیشل کمیٹی بنائی جس کی آج میٹنگ بھی ہوئی ہے اور گورنمنٹ نے اس بات کو ensure کروایا ہے کہ جو 180/- روپے کا ریٹ ہے وہ کسانوں کو بہر حال دیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ باتیں بھی ہوئی ہیں کہ جو شوگر مل مالکان وزن کے اندر کٹوتی کرتے ہیں انہوں نے فیکٹریوں کے اندر کنڈا لگایا ہوا ہے اور وہ مرضی سے کٹوتی کرتے ہیں---

جناب سپیکر: میں اس کے لئے بھی کچھ کر رہا ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ ساری چیزیں look after ہونی چاہئیں۔ جس طرح عبدالعلیم شاہ صاحب نے بات کی ہے، صبح بھی بات ہو رہی تھی تو اس کے لئے ایک دن مقرر کیا جائے جس کے اندر ہماری ایگریکلچر پالیسی اور تمام معاملات کو یہاں زیر بحث لایا جانا چاہئے۔ میں حکومت سے بھی یہ کہوں گا کہ اُس دن گورنمنٹ کے ممبران کو بھی full allow کریں کہ یہ اس کے اندر contribute کریں اور اچھی اچھی تجاویز آئیں۔ یہ ہمارا Agriculture sector ہی اصل میں ترقی کی بنیاد ہے۔ اگر کسان خوشحال نہیں ہوگا تو یہ ملک ترقی نہیں کر سکتا اس لئے میں آپ سے درخواست کروں گا کہ کچھ دن اس کے لئے مقرر کریں۔

جناب سپیکر: جی، میں حکومت سے بھی کہہ رہا ہوں کہ---

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میرے بھائی! جب سپیکر بول رہا ہو تو اس وقت پوائنٹ آف آرڈر نہ کیا کریں۔ آپ کی بڑی مہربانی میں ضروری بات کرنا چاہ رہا ہوں۔ یہ نوٹ فرمائیں کہ سوموار کو انشاء اللہ شوگر کین پر مکمل طور پر بحث ہو گی۔ ہم نے سوموار کا دن مقرر کیا ہے، تمام حضرات اپنی اپنی تیاری کر کے آئیں گے اور اس پر جو قابل عمل بات ہو گی انشاء اللہ اس پر عمل ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! شوگر کین کے حوالے سے تو یہ معاملہ طے ہو گیا تھا۔ آپ overall Agriculture پر بات کریں اور آپ شوگر کین کی بات کر کے اس کو محدود نہ کریں۔

جناب سپیکر: جی، آپ Agriculture پر آ جائیں۔ اس میں شوگر کین اور Agriculture پر بھی بات ہو گی۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! میری درخواست یہ ہے کہ آپ نے جس طرح شوگر کین پر کمیٹی بنائی ہے اس طرح چاول کے کاشتکاروں پر بھی توجہ دیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ آئیں، Monday کو ایگریکلچر اور شوگر کین پر بھی بات ہو گی۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! کاٹن کے متعلق بھی کوئی کمیٹی بنائیں آپ نے جس طرح شوگر کین کے متعلق کمیٹی بنائی ہے، کاٹن کے کاشتکار کا بڑا برا حال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ایگریکلچر پر جنرل بحث ہو گی آپ تشریف لائیں، آپ کی بات سنی جائے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ اس پر عمل کروائیں گے جو کرنے والا ہوا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! آپ کی بڑی مہربانی تشریف رکھیں۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ میاں نوید علی صاحب کی تحریک استحقاق ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک استحقاق pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 28/14 میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔

ٹی ایم اے اور ٹی ایم او کھاریاں کا پریس کانفرنس میں معزز ممبر اسمبلی پر الزامات لگانا

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 2۔دسمبر 2014 کو تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کے دفتر میں تحصیل ایڈمنسٹریٹر کھاریاں ٹی ایم اے تحصیل میونسپل آفیسرز کھاریاں ٹی ایم او و دیگر افسران نے بلڈنگ انسپکٹر محمد اختر کی معطلی کے احکامات کی آڑ میں پریس کانفرنس کر کے میرے خلاف من گھڑت اور بے بنیاد الزامات لگائے اور میرے حلقے میں میری سیاسی ساکھ کو نقصان پہنچایا۔ پریس کانفرنس کی کوریج مقامی اخبارات میں مورخہ 3۔دسمبر 2014 کی اشاعت میں شائع کی۔ انہوں نے دوران پریس کانفرنس یہ الزام لگایا کہ میاں طارق محمود ایم پی اے نے انتقامی کارروائی کرتے ہوئے بلڈنگ انسپکٹر محمد اختر کو معطل کروایا ہے چونکہ یہ سرکاری امور میں بے جا مداخلت کرنا ہے جس پر تمام افسران ایم پی اے کے روّیہ سے بے حد تنگ ہیں۔ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریٹر کھاریاں کے افسران نے میرے خلاف یہ پریس کانفرنس صرف اپنی کرپشن پر پردہ ڈالنے کے لئے کی ہے نہ کہ بلڈنگ انسپکٹر کی معطلی پر، کسی اہلکار کا معطل ہونا ایک انتظامی معاملہ ہے جس سے میرا کوئی تعلق نہ ہے۔ پریس کانفرنس صرف ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت مجھے بدنام کرنے کے لئے کی گئی ہے اور مزید میرے خلاف سازشی منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ ایک سرکاری افسر آئین اور قانون کے مطابق کوئی پریس کانفرنس نہیں کر سکتا۔ یہ میرے خلاف سراسر جھوٹی تہمت لگائی گئی ہے، میرے حلقے میں میری شہرت کو نقصان پہنچایا گیا ہے جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں صرف ایک بات add کرنا چاہتا ہوں کہ جس وقت انسپکٹر کو suspend کیا گیا اور پھر بحال کیا گیا تو اس دوران میں ملک سے باہر تھا۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس طرح کے واقعات سے ہماری ساکھ کو نقصان پہنچتا ہے لہذا اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ فرمائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ جو تحریک استحقاق پیش کی گئی ہے اس میں وزن معلوم ہوتا ہے تو میری درخواست ہے کہ اس تحریک استحقاق کو متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک استحقاق نمبر 28/2014 استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 897/14 محترمہ ناہید نعیم صاحبہ کی ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 901/14 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے، اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

لیہ میں Bhratri Trust کی 4300 ایکڑ اراضی کو قبضہ گروپوں کا متروکہ جائیداد کے کلیموں کے عوض ٹرانسفر کروانے کا انکشاف

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔ ضلع لیہ کے ریونیو ریکارڈ میں Bhratri Trust کا اندراج نہ ہے بلکہ Hindu Bhratri Management High School Layyah کا اندراج ہے۔ Bhratri Trust کی زمین کا ریونیو ریکارڈ میں جو اندراج ہے اس کے مطابق 3569 ایکڑ 2 کنال ایک سرساہی اور اس کے علاوہ 57 کنال حق واپسی موضع سمرہ تھل جنڈی کو ملکیت 3576 ایکڑ 3 کنال ایک مرلہ 3 سرساہی ہے۔ 209 کنال رقبہ بوجہ کمی سڑکات اور انہار وغیرہ ریکارڈ مال میں ہوئی ہے جو کہ حق واپسی کی صورت میں محکمہ مجاز اتھارٹی سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔ 3400 ایکڑ کا اعداد و شمار کا اندراج اس وقت بھی متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے پاس موجود ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ Adjustment برانچ کے ریکارڈ کے مطابق Hindu Bhratri Management High School کی ملکیتی زمین میں سے 3569 ایکڑ 3 کنال ایک مرلہ 3 سرساہی محکمہ اوقاف کی مقبوضہ ہے جو کہ زیر اہتمام high school ہے جبکہ 57 کنال حق واپسی موضع سمرہ تھل جنڈی اور 209 کنال رقبہ بوجہ کمی سڑکات اور انہار وغیرہ واپسی کی صورت میں موجود ہے سکول کے زیر اہتمام 28 کنال 7 مرلے ہے مزید برآں 10 کنال 14 مرلہ رقبہ پر جناح پارک زیر انتظام ٹی ایم اے لیہ ہے اور

3 کنال 3 مرلے کمرشل رہائشی شکل میں مشترکہ کھاتہ کی وجہ سے کئی مالکان کے قبضے میں ہے۔ بوجہ مشترکہ کھاتہ نشاندہی بغیر تقسیم ممکن ہے اس رقبہ میں سے 10 افراد نے 16 مرلے 2 سرساہی کی بابت عدالت عالیہ میں writ petition دائر کر رکھی ہے اور حکم امتناعی عارضی حاصل کیا ہوا ہے۔ Bhratri Trust کے سکول کے نام ریونیو ریکارڈ میں Hindu Bhratri Management High School Layyah آرہا ہے اور اس کا موجودہ نام ایم سی ہائی سکول لیّہ ہے اور یہ 28 کنال 7 مرلے پر قائم ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، تحریک التوائے کار کا جواب سب نے سن لیا لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 908 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے کیونکہ اس کے جواب سے شیخ علاؤالدین صاحب مطمئن نہیں تھے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/909 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

صوبہ میں شادی ہالز کی لوٹ مار اور ٹیکس کی ادائیگی میں کمی کا رجحان

(جاری۔۔۔)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔ ضلع لاہور کے تمام ٹاؤنز کے ذریعے شادی ہال کے ون ڈش کے ریٹ کی فہرستیں حاصل کی گئی ہیں اس کے مطابق راوی ٹاؤن کی اوسط قیمت ون ڈش مع چکن 300 سے 450 روپے، داتا ٹاؤن 500 سے 700 روپے، سمن آباد 330 سے 450 روپے، گلبرگ 500 سے 1400 روپے عزیز بھٹی ٹاؤن 400 سے 600 روپے، واہگہ ٹاؤن 350 روپے سے 400 روپے، اقبال ٹاؤن 380 روپے سے 800 روپے لاہور شہر کے تمام علاقوں میں ون ڈش 300 روپے سے 350 روپے تک دستیاب ہے۔ جہاں تک بڑے ہوٹلوں کا تعلق ہے تو وہ اپنے ماحول اور دیئے گئے سٹینڈرڈ کے charges شامل کر کے بل وصول کرتے ہیں۔ جس کا عام آدمی سے کوئی تعلق نہ ہے، جہاں تک ایک سے زیادہ ڈشز کا تعلق ہے تو اس کے لئے اسسٹنٹ کمشنر/ٹاؤن میونسپل آفیسر ریگولیشن اور اس کے علاوہ ضلعی انفورسمنٹ ٹیمیں تمام شادی ہال چیک کرتی ہیں۔ جہاں ون ڈش یا وقت کی خلاف ورزی پائی جاتی ہے تو اس پر قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔ مزید ٹیکس کی شرح اور ٹیکس کی ادائیگی وغیرہ کے معاملات ضلعی حکومت اپنے طور پر طے کرتی ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/920 چودھری عامر سلطان چیمہ کی طرف سے ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب پڑھیں۔

پنجاب یونیورسٹی کی خواتین کھلاڑیوں کو قوت بڑھانے کے لئے ممنوعہ ادویات کے استعمال کے سکینڈل کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! پنجاب یونیورسٹی انتظامیہ کھلاڑیوں کو کسی قسم کی ممنوع ادویات استعمال کرواتی ہے اور نہ ہی اس قسم کی ادویات کے استعمال کے نتیجہ میں کھلاڑی طالبات کسی جسمانی امراض میں مبتلا ہوئی ہیں۔ اس سلسلے میں جن پانچ طالبات نے شکایت کی تھی ان میں سے دو طالبات فوزیہ پروین اور زنیرہ لیاقت نے وزیر اعلیٰ پنجاب کو لکھی جانے والی درخواست سے لاتعلقی کا اظہار کیا اور اس کی تحریری طور پر تردید کی ہے۔ یہ بھی بیان کیا ہے کہ ان کے جعلی دستخطوں کے ساتھ درخواست دائر کی گئی ہے۔ باقی ماندہ تین کھلاڑیوں کے داخلہ جات ان کی کلاسز اور امتحان سے مسلسل غیر حاضری پر معطل کئے، کسی شکایت یا درخواست کی بنیاد پر نہیں ہوئے۔ جن کھلاڑی طالبات پر ممنوع ادویات کے استعمال کا الزام لگایا گیا ہے ان میں سے ایک کھلاڑی کی ڈوپ ٹیسٹ کی مصدقہ رپورٹ حکومت پنجاب سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے موصول ہوئی ہے جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جس سے اس الزام کی تردید ہوتی ہے جبکہ باقی تمام کھلاڑی طالبات بیان حلفی کے ذریعے اس الزام کی تردید کر چکی ہیں۔ مزید یہ کہ اس سلسلے میں گورنر پنجاب کی ہدایت پر وائس چانسلر صاحب نے ایک کمیٹی تشکیل دی جس کی رپورٹ کے مطابق یہ سب خلاف واقعہ الزامات ہیں اور پنجاب یونیورسٹی کی ساکھ کو متاثر کرنے کی ایک سازش ہے۔ یونیورسٹی انتظامیہ نے کسی کے بھی ایماء پر، کسی بھی قسم کی سازش کے خلاف بھرپور تدارک کیا ہے اور رپورٹ کے مطابق یہ واضح ہے کہ الزام درست نہیں تھا۔ حقیقت کے مطابق ایسی کوئی ادویات استعمال کی گئی ہیں اور نہ ہی کسی کھلاڑی پر اس کا اثر نمودار ہوا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب سپیکر: شکریہ۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2014

MR SPEAKER: Minister for Zakat and Ushr may introduce the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2014.

MINISTER FOR ZAKAT AND USHR (Malik Nadeem Kamran): Mr Speaker! I introduce the Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2014.

MR SPEAKER: The Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill 2014 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering for report within two months.

ہنگامی قانون

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

ہنگامی قانون پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر 2014

MR SPEAKER: Minister for Zakat and Ushr may introduce the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Ordinance 2014.

MINISTER FOR ZAKAT AND USHR (Malik Nadeem Kamran): Mr Speaker! I introduce the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Ordinance 2014.

MR SPEAKER: The Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Ordinance, 2014 has been layed on the Table of the House. It is

deemed to be a bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab, 1997 and it is referred to the Standing Committee on Health with the direction to submit its report within two months.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا ختم ہوا اب اجلاس کی کارروائی کل مورخہ 9۔دسمبر 2014 صبح10:00بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔